جمع وتحقیق: محمد عبدالحکیم قاضی
ترجمہ: مولانا محمد ادریس سلفی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

شیطان سے بچاؤ کی تدبیریں

تمام تعریفات اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہیں جس نے جنوں کی ایک جماعت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرات قرآن سننے کی توفیق بخشی' پھر ان میں نیکوکاروں کو جنت کی نوید اور بدکاروں کو جہنم کی وعید سنائی اور جس نے جن وانس کو دین اسلام کا مکلف ٹھہرایا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''(جنوں اور انسانوں کے گروہو) عنقریب ہم تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے۔'' (الرحمٰن: ۳۱)

اور اللہ کریم کی رحمتیں ہوں اس کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے سرکش جنات کو ڈرایا اور نافرمان انسانوں کے خلاف رعب عطا کر کے مدد عطا فرمائی۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ ترین رحمتیں اور پاکیزہ سلامتی نازل ہو۔

وبعد:

امام ابن قیم قدس اللہ روحہ کی ذات اور ان کا علم محتاج تعریف نہیں ہے۔ وہ تو ایسی ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے کہ ہر قافلے میں ان کا ذکر خیر ہوتا اور ہر آدمی ان کے علوم نافعہ اور عمدہ نصائح سے مستفید ہوتا ہے۔ ہم نے یہ مختصر مضمون موصوف کی کتاب ''بدائع الفوائد'' سے اخذ کیا ہے جہاں انہوں نے معوذتین کی شرح فرمائی۔ انہوں نے سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی شرح کرتے ہوئے بہت سے رازوں سے پردہ اٹھایا اور ان میں چھپے علوم ومعارف کو منصۂ شہود پر لائے۔

ہم حضرت امام ابن قیم رحمہ اللہ کے بیان کردہ شیطان سے بچاؤ کے طریقوں سے قبل تمہیداً شیطان کی

سنگینی اور اس کے انسان پر برے اثرات کا تذکرہ کریں گے تاکہ ہر طالب نصیحت متوجہ ہو اور بیان کردہ طریقوں کی مدد سے شیطانی وساوس سے باوثوق انداز میں محفوظ رہ سکے اور یہ اذکار جنودِ ابلیس کے سامنے مضبوط دیوار بن سکیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جمیع شیطانی شرارتوں کا تذکرہ تو ایک طرف ہم اس کے ایک داؤ فریب کا احاطہ بھی نہیں کر سکتے۔ دنیا میں ہر برائی کا سبب یہی شیطان ہے۔'' ہم علامہ ابن قیم، علامہ شبلی اور دیگر فاضل علماء کرام رحمہم اللہ کی عبارتوں سے ماخوذ شر پھیلانے والے چند شیطانی راستوں کا تذکرہ کریں گے۔

ا۔ گمراہی ......

شیطان گمراہی پھیلانے کے لیے چند مندرجہ ذیل طریقے استعمال کرتا ہے:

۱)...... شرک و کفر کی طرف دعوت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''ان منافقوں کی مثال شیطان کی سی ہے وہ آدمی سے کہتا ہے کہ کفریہ کام کر جب وہ کفریہ کام کر لیتا ہے تو کہتا ہے مجھے کیا واسطہ میں اللہ کے غضب سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ہوں گے اور بدکاروں کا یہی انجام ہے۔'' (الحشر:۱۶،۱۷)

۲)...... بدعت اور سنت کی مخالفت کی طرف دعوت:

شیطان یہ راستہ اس وقت اختیار کرتا ہے جب اسے کفر کی دعوت دینے کے بعد مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے، بدعت کے مطابق عمل کرنا عمل نہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس لیے بدعت اس کے ہاں نافرمانی سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ فاسق جو خود کو گنہگار سمجھتا ہے کبھی تائب ہو جائے گا لیکن بدعتی اپنے گمان کے مطابق حق پر ہے اور وہ توبہ نہیں کرے گا۔

۳)...... کبائر کی طرف دعوت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو کوئی شیطان کی پیروی کرے وہ گمراہ ہوگا، اس لیے کہ شیطان تو بے حیائی اور برے کام کا کہتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم سے کوئی گناہ سے پاک نہ رہ سکتا، لیکن

اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے' پاک کر دیتا ہے اور اللہ سب سنتا اور جانتا ہے۔'' (النور:۲۱)

اسی طرح شیطان بندے سے صغیرہ گناہ اور ایسے کام بھی کرواتا ہے جو صرف وقت کا ضیاع ہوتا ہے' جن پر کوئی ثواب نہیں ملتا۔ وہ آدمی سے چمٹا رہتا ہے تا آنکہ اس کو اپنی اطاعت کے ساتھ گدلا کر دیتا ہے۔ سوائے اس خوش نصیب کے جس پر اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس پر شیطان مسلط نہیں ہو سکتا۔

۴)...... جسمانی تکلیف:

شیطان کبھی کبھار جسمانی اذیت کے ذریعے بھی آدمی پر مسلط ہو جاتا ہے اور بسا اوقات تو اسے قتل تک کر ڈالتا ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں تذکرہ کیا کہ شیطان نے ایک صحابی کی جان لے لی تھی اور علامہ ابن عبدالبر نے ذکر کیا ہے کہ جنات نے سعد بن عبادۃ کو غسل خانے میں قتل کر دیا تھا۔

کبھی کبھار شیطان طاعون کے ذریعے غالب آ جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ ''میری امت کی بربادی باہمی نیزہ زنی اور طاعون سے ہوگی۔'' صحابہ نے طاعون کے بارہ میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ''یہ ایک شیطانی چبھن ہے''۔

عورتوں میں استحاضہ کی بیماری بھی شیطانی چبھن ہے۔ جس طرح کہ ترمذی وغیرہ میں صحیح سند سے ثابت ہے۔

۵)...... حسد اور زہریلی نظر:

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک مریض کے بارہ میں فرمایا تھا ''اسے دم کرواسے نظر لگ گئی ہے۔''

۶)...... آدمی کے کھانے اور پینے سے اخذ کرنا:

حدیث شریف میں ہے جو کوئی بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے شیطان اس کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے۔

حدیث میں یہ بھی ثابت ہے کہ شیطان اپنے چیلوں کو اس وقت کہتا ہے جب کوئی آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے نہ تو سلام کہتا ہے اور نہ ہی کھانے پر بسم اللہ پڑھتا ہے کہ تمہیں رات کا کھانا بھی میسر ہوا اور رات گزارنے کے لیے جگہ بھی ملی۔

۷)...... آدمی کے اپنی بیوی سے ہم بستری کے وقت شیطان کی شراکت:

اس سے مراد ہے جب آدمی جماع کی دعا نہیں پڑھتا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''(اے شیطان) تو مال اور اولاد میں ان کا ساتھی بن جا۔'' (الاسراء:۶۴)

اس موضوع کی بہت سی احادیث بھی ہیں اور بہت سے آثار بھی مروی ہیں۔

۸)...... مسلمانوں کے بچوں کو اذیت دینا:

وہ نومولود کو چبھن لگاتا ہے اور رات کے وقت باہر نکلنے والے بچوں کے درپے ہوتا ہے۔ صحیحین میں نبی علیہ السلام کا فرمان منقول ہے کہ بچوں کو رات کے ابتدائی حصہ میں باہر نکلنے سے روکا جائے۔ علاوہ ازیں دیگر کئی ایک شیطانی مفاسد ہیں وہ انسان کو اس کا مقصد حیات ہی بھلا دیتا ہے اور خصوصاً اس کی نماز خراب کرتا ہے۔ اللہ ہمیں اس کے شرور سے محفوظ فرمائے۔

اس لیے آپ بہت کم لوگوں کو جنہیں اللہ محفوظ رکھے شیطانی چالوں سے محفوظ پائیں گے۔

اب ہم آپ کے سامنے شیطانی تدابیر سے محفوظ رہنے کے طریقے بیان کریں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حسد سے بچنے اور شیطان کی تمام چالوں سے نجات دے اور دنیا و آخرت میں علم وحلم کے ساتھ میرے درجات بلند فرمائے۔ وہ ہم سب کو خوب دیکھنے والا اور بہترین کارساز اور مددگار ہے۔

حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے شیطانی وساوس اور شر سے محفوظ رہنے کے دس قیمتی طریقے تحریر فرمائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱)...... اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا شیطان مردود سے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے پیغمبر! اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ ابھارے تو پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' (حم السجدہ:۳۶)

دوسرے مقام پر یہ ہے کہ ''وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' (اعراف:۲۰۰)

سمع سے مراد قبولیت کا سننا ہے۔ صرف عمومی طور پر سننا مراد نہیں ہے۔ آپ قرآن کریم کے دونوں

مقامات سورۃ حم السجدہ اور سورۃ الاعراف کی دونوں آیتوں پر نظر ڈالیں گے تو دونوں میں فرق نظر آئے گا۔

سورۃ حم السجدہ میں انہ ھوالسمیع العلیم ''ھو'' اور السمیع العلیم کو معرف باللام جبکہ سورۃ الاعراف میں ''انہ سمیع علیم'' اس طرح ذکر نہیں کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۃ حم السجدہ میں مقام تاکید کا تقاضا کرتا ہے جبکہ سورۃ الاعراف کی آیت کا سیاق ایسا نہیں ہے۔ سورۃ حم میں برا سلوک کرنے والے کے بالمقابل اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے جو انتہائی مشکل کام ہے۔ جس پر صرف صبر کرنے والے ہی عمل کر سکتے ہیں اور یہ عمل ہر کسی کے بس میں نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فرمان ہے:

''شیطان بندے سے برائی کے بدلہ میں احسان کرنے سے روکتا ہے اور اسے یہ وہم ڈالتا ہے کہ یہ تو انتہائی ذلت' عاجزی اور بے بسی ہے۔ آخر کار اسے انتقام لینے پر ابھارتا ہے۔ اگر وہ انتقام لینے سے درماندہ ہو تو کم از کم برائی کا بدلہ اچھائی سے ادا نہیں کرنے دیتا۔''

بہر حال برائی کا مقابلہ اچھائی سے کرنا اسی شخص کی خوبی ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور شیطان کے مقابلہ میں اپنے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دیتا ہے۔ لہٰذا یہ مقامِ تحریض تھا تو اللہ تعالیٰ نے ''انہ ھوالسمیع العلیم'' کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

اب اگر سورۃ الاعراف کی آیت پر نظر دوڑائی جائے تو وہاں اس طرح نہیں بلکہ وہاں تو صرف جاہلوں سے اعراض کا حکم ہے جو نسبتاً قدرے آسان ہے۔ شیطان کی اس معاملہ میں اتنی کوشش نہیں ہوتی جتنی احسان کرنے سے روکنے میں ہوتی ہے۔ اس لیے الاعراف میں ''انہ سمیع علیم'' غیر معروف باللام اور بغیر ''ھو'' کے ذکر فرمایا۔

صحیح بخاری میں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بن مرد کی روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا تھا کہ دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ''مجھے ایک ایسا جملہ معلوم ہے اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ ختم ہو سکتا ہے۔ اگر یہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو سکتا ہے'' (بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس اللعین وجنودہ)

۲)...... معوذتین کی تلاوت:

قرآن کریم کی ان دومقدس سورتوں کی انتہائی تاثیر ہے جن کی تلاوت سے انسان شیطان کے شر سے محفوظ ہوکر اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ اس لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا ''کسی شخص نے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی وظیفہ نہ پایا جس سے وہ اللہ کی پناہ حاصل کر سکے۔'' (نسائی: کتاب الاستغاذہ)

اور نبی علیہ السلام رات سونے سے پہلے ان دوسورتوں کی تلاوت فرماتے۔ (بخاری کتاب الدعوات)

نبی علیہ السلام نے عقبہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کریں۔'' (مسند احمد' ابوداؤد' کتاب الوتر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو کوئی ان دوسورتوں کو بمع سورۃ الاخلاص ہر روز صبح وشام تین تین دفعہ تلاوت کرے گا تو اللہ کریم اسے ہر چیز سے کفایت فرمائیں گے۔'' (ترمذی' کتاب الدعوات)

۳)...... آیۃ الکرسی کی تلاوت:

صحیح بخاری میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صدقہ کے مال کا نگران مقرر فرمایا۔ ایک آنے والا آیا جو اس مال سے چوری کرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا۔ (یہ ایک لمبی حدیث ہے' جس کے آخر میں ہے) کہ آخر کار اس نے کہا ابوہریرہ جب تو اپنے بستر پر سونے کی تیاری کرے تو آیت الکرسی پڑھا کر۔ اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیری حفاظت پر مقرر ہوگا اور شیطان تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ تو صبح کرے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اے ابوہریرہ یہ شیطان تھا جو انتہائی جھوٹا تھا لیکن تجھ سے یہ بات اس نے سچ کہی۔'' (بخاری کتاب الوکالۃ)

۴)...... سورۃ بقرۃ کی تلاوت:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' بلاشبہ جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔''

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین)

۵)...... سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت:

بخاری اور مسلم میں ہے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کسی نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کیں تو وہ دو آیات اس کو کفایت کر جائیں گی۔'' (بخاری' کتاب فضائل القرآن' مسلم کتاب الصلاۃ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی سے دو ہزار سال قبل ایک مکتوب گرامی تحریر فرمایا' اس سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن سے سورۃ البقرہ کا اختتام ہوا کسی بھی گھر میں یہ دو آیتیں پڑھی جائیں گی' تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہ آسکے گا۔'' (ترمذی' احمد)

۶)...... آیۃ الکرسی اور حم المومن کی ابتدائی آیات الیہ المصیر تک کی تلاوت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس کسی نے صبح کے وقت حم المومن الیہ المصیر بمع آیۃ الکرسی تلاوت کی تو اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جس کسی نے رات کو یہ آیات تلاوت کیں تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں آئے گا۔ (ترمذی' فضائل القرآن)

اس روایت کی سند میں عبدالرحمٰن ملیکی اگرچہ متکلم فیہ ہے لیکن اس کے کئی ایک شواہد ہیں جو آیۃ الکرسی تلاوت کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لیے اس میں صرف غرابت کا احتمال ہے۔

۷)...... **لا الہ الا اللہ وحد لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر** ۔(سو مرتبہ پڑھا جائے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر** ۔ کا ورد کرے گا' اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے' سو نیکیاں کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں' شام تک اس کو شیطان سے پناہ حاصل ہوگی۔ اس شخص سے بڑھ کر ثواب والا کوئی

نہ ہوگا' سوائے اس کے جو اس سے بھی بڑا عمل کرے۔ (بخاری و مسلم)

توفیق باری تعالیٰ شامل ہو تو دیکھیں کس قدر آسانی سے حاصل ہونے والا عظیم فائدہ ہے۔

۸)...... کثرت سے ذکر الٰہی کرنا:

شیطان سے محفوظ رہنے کے لیے سب سے زیادہ نفع مند گر ہے:

جناب حارث الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا'' بے شک حکم دیا اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ خود اس پر عمل کریں اور اس کا حکم دیں بنی اسرائیل کو کہ وہ بھی عمل کریں اور حضرت یحییٰ ان کے پہنچانے میں کچھ تاخیر کی تو وہ سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے پانچ باتوں کا تاکہ آپ ان پر عمل کریں اور اس کا حکم دیں بنی اسرائیل کو دیں اور وہ بھی عمل کریں پس تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو ورنہ میں حکم کر دیتا ہوں پس حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ اگر تم نے سبقت کی مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو میں دھنس نہ جاؤں زمین میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں تو جمع کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں اور لوگ اس میں بھر گئے اور لوگ بیٹھے بلندیوں (سیڑھیوں) پر فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا مجھے پانچ باتوں کا کہ میں ان پر عمل کروں اور حکم دوں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر تو ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی جس نے شریک کیا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیر کے اور کہا اس غلام سے یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے' پس یہ تو پیشہ کر اور اس کا نفع مجھے دے پس وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے۔ اپنے آقا کے سوا پس کون راضی ہوگا تم میں سے کہ ہو اس کا غلام اس طرح کا اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تم کو نماز کا پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رکھتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور حکم دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے روزہ کا پس مثال اس شخص کی جو روزہ دار ہو' اس شخص کی مانند ہے جو ہو ایک گروہ میں اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے پس سب کو اچھی لگتی ہے اور اس شخص کو

بھی پسند آتی ہے تو اس کی اور روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تم کو صدقہ کا پس مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تا کہ اس کو قتل کریں۔ پس اس شخص نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے' قلیل وکثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے اپنی جان اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص کہ نکلا اس کے پیچھے دشمن دوڑتا ہوا اور وہ شخص بھاگا یہاں تک کہ وہ آیا ایک مضبوط قلعہ میں اور بچالی اس نے اپنی جان ان دشمنوں سے۔ اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ کے ذکر کے ساتھ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں تم کو پانچ چیزوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے ان کا بات کا سننا' کہا ماننا یعنی حاکم کا جو خلاف شریعت حکم نہ دے۔ تیسرا جہاد' ہجرت' التزام جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی اسلام کی رسی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر واپس آ جائے اور جس نے جاہلیت کی پکار پکاری تو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔

ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس پکارو تم اللہ کی پکار (یعنی اس کے موافق) وہ ذات کہ جس نے نام رکھا تمہارا مسلمان' مومنین عباد اللہ (اللہ کے بندے)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمایا ہے کہ شیطان سے کوئی شخص صرف ذکر الٰہی کے سبب ہی اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ اگر سورۃ اخلاص کو دیکھیں تو اس کا بھی یہی مفہوم بنتا ہے۔ چنانچہ اسی سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ''خناس'' سے موسوم کیا ہے اور ''خناس'' ذکر الٰہی سُن کر پیچھے ہٹ جانے والے کو کہا جاتا ہے۔ جب بندہ ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے تو یہ خناس اس کے دل پر قابض ہو جاتا ہے اور ایسے وسواس دل میں پیدا کرتا ہے جو ہر قسم کی قباحت و برائی کی بنیاد بنتے ہوں۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ جس قدر انسان اپنے آپ کو ذکر الٰہی کی بنا پر محفوظ کر سکتا ہے کسی اور طریقہ پر اس قدر محفوظ نہیں کر سکتا۔

۹)...... وضوء کرنا اور نماز ادا کرنا:

خاص طور پر غصہ اور شہوت کی آگ جب انسانی دل میں جوش مار رہی ہو تو یہ طریقہ سب سے زیادہ محفوظ کرنے والا بنتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خوب جان لو کہ غصہ انسانی دل پر ایک انگارا ہے۔ تم دیکھتے نہیں کس طرح ایسے حص کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، رگیں پھول جاتی ہیں جو کوئی ایسی صورت حال سے دوچار ہو جائے، اسے چاہیے جلد زمین پر لیٹ جائے۔'' (ترمذی، مسند احمد)

ایک روایت میں ہے کہ شیطان آگ سے پیدا کیا گیا اور آگ کو پانی سے ہی ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد ۲۲۶)

چنانچہ غیض وغضب اور شہوت کی تپش کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وضوء اور نماز موثر ترین ذریعہ ہے، یہ آگ ہیں اور وضو انہیں بجھا دے گا۔

اسی طرح نماز تو یہ اگر پورے خشوع خضوع اور توجہ الی اللہ سے ادا ہو جائے، یہ تمام اثرات بد کی بیخ کنی کر دیتی ہے۔ یہ تو ایسا مجرب نسخہ ہے جو محتاج دلیل نہیں۔

۱۰)...... بری نظر، فضول گفتگو، ضرورت سے زائد کھانا اور بری مجالس سے اجتناب:

عموماً شیطان انہی چار راستوں سے انسان پر غلبہ پاتا اور اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔ نظر بد جس پر پڑے اس کی خوبیاں دل و نفس میں اترنے لگتی ہیں، خیالات اور سوچ اسے اپنی پہنچ تک لانے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ گویا فتنہ کی ابتداء یہی بری نگاہ ہی ہے۔ ارشاد گرامی ہے ''بری نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اپنی نگاہ کو پست رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی بناء پر اس کے دل میں ایک ایسی حلاوت و مٹھاس پیدا فرما دیتے ہیں جس کا اثر وہ تا قیامت محسوس کرتا رہے گا۔'' (ترمذی، مسند احمد وغیرہ۔ روایت سنداً ضعیف ہے)

تجربہ شاہد ہے کہ نظر بد کی بنا پر بڑے بڑے حادثات رونما ہوئے اور نتیجۃً ایک نہیں متعدد حسرات و

افسوس سے واسطہ پڑا۔نظر کی حفاظت ارتکاب برائی سے بچاؤ کے لیے لازمی چیز ہے۔اللہ تعالیٰ نے مرد و زن کو اس کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا''مومنوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں''(سورۃ نور:۳۰)

ارشاد ہے:''ایماندار عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں۔''(سورۃ نور:۳۱)

حفاظت نگاہ کا حکم جس قدر وضاحت اور سختی سے عیسائی مذہب میں ہے اگرچہ وہ انسانی معاشرہ میں ناممکن العمل ہے۔لیکن اس کی اہمیت کا پتہ دیتا ہے اور الحاد پرست عیسائی معاشرہ بلکہ اغیار کی تقلید میں مادر پدر آزادی کے روشن خیال سپوتوں کے لیے بھی درس عبرت ہے جو اسلامی احکام سے ناخوش اور اپنے عیسائی محسنوں کے ثنا خواں رہتے ہیں''(انجیل متیٰ باب:۵'فقرات:۹،۸،۲۷)

''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا زنا نہ کرنا۔لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔پس اگر تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔''

بعض لوگ نظر بد کو سندِ جوازیوں فراہم کرتے ہیں کہ اصل معاملہ تو دل کا ہوتا ہے'وہ صاف ہے تو پردہ ہی پردہ ہے۔ایسی باتیں شیطانی چالیں ہیں۔

پیر عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں:''اللہ تعالیٰ نے مومن مرد عورت کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم فرمایا۔لہٰذا جو یہ کہے کہ نظر پاک صاف ہے (معاملہ تو دل کا ہے) وہ قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے۔''(غنیۃ الطالبین:۱/۳۶)

لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ شیطان کی تاویلات باطلہ میں نہ آئے اور ایسی آزمائش میں پڑے تو فوراً یہ آیت مبارکہ دماغ میں لے آئے۔

''یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور''

اللہ تعالیٰ آنکھ کی خیانت اور دل کے پوشیدہ احساسات کو جانتے ہیں۔ چنانچہ فوراً زبان سے ذکر الٰہی جاری کرے۔

اس پُرفتن دور میں اس قباحت سے نجات کے خواہاں فبقیہ دوراں الشیخ ارشاد الحق اثری فیصل آبادی کے رشحاتِ قلم بنام ''آفات نظر اور ان کا علاج'' مطالعہ میں لائیں۔

فضول گفتگو

فضول گفتگو انسان کے لیے ان دروازوں کو کھولتی ہے جن میں سے ہر ہر دروازہ سے شیطان کا مدخل ہے۔ محتاط گفتگو ان دروازوں کو بند رکھ سکتی ہے۔ بار ہا تاریخ میں ایک بات سے لمبی لمبی جنگیں وقوع پذیر ہوتی رہی ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے: ''جہنم میں الٹے منہ لوگ زبان کی غلطیوں کی بناء پر ہی تو گریں گے۔''

امام ترمذی حدیث ذکر کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی فوت ہوا اس کے کچھ دوستوں نے کہا اس کے لیے مبارک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہیں کیا معلوم شاید اس نے فضول گفتگو کی ہو یا ایسا بخل کیا ہو جس سے اس کے مال میں ہرگز کمی واقع نہ ہوتی''

اکثر گناہ فضول گفتگو یا ناجائز دیکھنے سے واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ بھر گیا تو مزید کھانے کی شہوت ختم ہوئی جب کہ بیہودہ کلام، نظر بد کے مرتکب نہ اکتاتے ہیں، نہ اس سے سیر ہوتے ہیں۔ سلف صالحین فضول گفتگو کی طرح فضول نگاہ سے بھی روکتے تھے۔ ان کا مشہور مقولہ ہے ''سب سے زیادہ قید و بند کی محتاج زبان ہے''

فضول کھانا

فضول اور زائد از حاجت کھانا کئی ایک قباحتوں کا سبب بنتا ہے۔ اس کی بناء پر اعضائے انسانی گناہوں کی طرف میلان اور اطاعت و فرمانبرداری سے اکتاہٹ محسوس کرتے ہیں اور یہ دونوں بدترین عادات ہیں بسیار خوری کتنی ہی قباحتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے اور کتنی ہی عبادات میں رکاوٹ بنی ہے۔

عموماً انسان اس وقت شیطان کا شکار بنتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا ہو۔ چنانچہ صحیحین میں ہے کہ شیطان خون کی سی سرعت و تیزی سے انسان میں رسائی کر لیتا ہے۔ لہٰذا بقول علماء روزے کی عادت اختیار کر کے اس کی بھاگ دوڑ کے راستے تنگ کر سکتے ہیں۔

ارشادگرامی ہے: ''بھرے جانے والے قبیح برتنوں میں سے پیٹ کا بھرنا بڑا نقصان دہ ہے۔ انسان کوتو صرف اتنے لقمے کافی ہیں جو اسے چلتا پھرتا رکھ سکیں۔ ہاں اگر ضرور اسے بھرنا ہے تو ایک تہائی کھانے کے لیے ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھ لے۔ (ترمذی)

بھرا پیٹ اگر صرف ذکر الٰہی سے غافل ہی کرتا ہو تو شیطان کے غلبہ کا سبب بنتا ہے اور اسے بہکانے کا ذریعہ بنتا ہے تو بھی بہت نقصان دہ تھا۔ جبکہ بھرا پیٹ جسم میں ایک ایسی نشاط بپا کر دیتا ہے کہ انسان شہوات کے دروں کی خاک چھاننے لگتا ہے۔ اس کے برعکس خالی پیٹ تواضع' انکساری اور پُرسکون لمحات فراہم کرتا ہے۔

صحبت طالح

ایک لاعلاج اور نقصان دہ مرض ہے جس کے بسبب معاشرہ سے کتنی نعمتیں چھن گئیں۔ کتنی عداوتیں پروان چڑھیں اور دل میں کس قدر کینے بھرے کہ پہاڑ متاثر ہو جائیں۔ بری صحبت دنیا و آخرت کے گھاٹے کا سودا ہے۔ لہٰذا ضرورت و حاجت کے مطابق ہی میل جول رکھنا چاہیے۔ میل ملاپ کے لیے لوگوں کو چار گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ انہیں جدا جدا حیثیت و مرتبہ دینا چاہیے۔

۱۔ وہ لوگ جن سے صحبت و مجالست غذا کی طرح ضروری ہے دن ہو یا رات ایسی روح پرور ہے کہ انسان ان سے الگ نہ رہ سکے۔ ایسے لوگوں سے میل جول وقفہ وقفہ سے رہنا چاہیے اور یہ روح و جان طبقہ علماءِ حق کا ہے۔ جنہیں معرفت الٰہی بھی حاصل ہے اور اوامر و نواہی کا علم بھی۔ جو شیطان کے مکر و فریب اور امراض قلوب سے بھی واقف ہیں اور ان کا علاج بھی جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے' اس کتاب قرآن کے' اس کے رسولوں کے اور اس کی تمام مخلوق کے خیر خواہ ہیں۔ ان سے صحبت نفع ہی نفع ہے۔

۲۔ وہ لوگ جن کی حیثیت دوا کی ہے۔ تندرستی میں ان کی صحبت کی ضرورت نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ معاشی حل کے لیے میل جول رہتا ہے۔ لہٰذا معاملات' مشورہ اور ادویہ کی ضرورت تک ان سے میل ملاپ رکھے مگر بلا حاجت ان سے ملنے ملانے کا بوجھ اپنے اوپر نہ لادے۔

۳۔ کچھ لوگوں سے ملاپ مرض کے مترادف ہوتا ہے اور بیماری کی شدت وخفت کی طرح کچھ سے ملنا تو انتہائی مہلک مرض کی مانند ہے۔ مثلاً جن سے ملنے سے نہ دین کا نفع' نہ دنیا کا نفع ہو بلکہ الٹا دین ودنیا کے خسارہ کا امکان ہو ایسے شخص سے ملنا گویا روحانی موت ہے۔

کچھ لوگ وہ ہیں جن سے ملنا ایسے نقصان دہ ہے جس طرح کوئی جانور اپنے منہ میں عضو کو دبا لے۔ اگر دبائے رکھے سخت تکلیف دہ اور اگر چھوڑ دے تو تکلیف رک جائے۔ کچھ وہ ہیں جن سے ملاپ باری کے بخار کی طرح ہے۔ یعنی وہ لوگ جو عقل سلیم کے مالک نہیں' کہ کچھ دوست کو مفید مشورہ ہی دے سکیں اور نہ وقت پر خاموشی کی عادت سے موصوف ہیں کہ کسی سے استفادہ کر سکیں اور نہ اپنی قدر ومنزلت سے واقف ہیں کہ اپنے آپ کو قابل مستحق مقام پر رکھ سکیں۔ ایسا آدمی گفتگو کرتے ہوئے سمجھتا ہے کہ وہ مجلس کو معطر کر رہا ہے' حالانکہ اس کی باتیں سامعین کو ایسی ثقیل محسوس ہوتی ہیں جیسا کہ لاٹھیاں لگ رہی ہوں۔

امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب کبھی بھی میرے پہلو میں کوئی بوجھل طبیعت شخص بیٹھا میں نے جسم کے اس طرف ثقل محسوس کیا۔

قصہ مختصر طبع سلیم کے مخالف انسان سے واسطہ پڑے تو حتی المقدور اجتناب کیا جائے بصورتِ دیگر اضطرار کی حالت میں جس قدر جلد ممکن ہو اس سے اللہ تعالیٰ کی عافیت کا طالب بنے۔

جس سے میل جول ہلاکت کے سوا کچھ نہ ہو۔ اس سے ملنا ایسے ہو گویا زہر نوشی کر لی۔ اگر تو اس سے ملنے کے ساتھ ہی انسان کو اس کا تریاق بھی میسر ہے تو بوقت ضرورت مل سکتا ہے۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ سے بچاؤ کی دعا وطلب کرتا رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ جنسِ انسانی بکثرت موجود ہے۔ یہی گمراہی و بدعات کے رسیا لوگ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دعوت دینے والے' وہی تو ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک کر الٹا راستہ اپناتے ہیں۔ نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی کی صورت پیش کرتے ہیں۔ خالص توحید کا ان سے تذکرہ کرو تو اعتراض کریں گے کہ اولیاء وصالحین کی تنقیص کر رہے ہو۔ خالص سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت

دوتو پکار اٹھیں گے کہ ائمہ کو چھوڑ رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس معروف و بہتری کی دعوت دی ہے اس کی دعوت دیں یا اس برائی سے روکیں' جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کر چکے ہیں تو کہیں گے تم فتنہ باز ہو۔ اتباع سنت بجالاؤ اور اس کے خلاف امور ترک کر دوتو اعتراض لائیں گے کہ تم گمراہ بدعتی ہو۔ ہاں اگر راہِ حق ترک کر کے ان کا ساتھ دوتو اب واقعی تم اللہ کے ہاں نقصان اٹھانے والے مگران کے ہاں بہتر ٹھہروگے۔

محترم دوست احتیاط پھر درخواست ہے کہ احتیاطً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی' رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نہ ترک ہو یہ لوگ ناراض ہو جائیں تو پروانہ کر۔ ان کی خوشی اور ناراضگی کی کوئی قیمت نہیں۔ گھٹیا شخص سے مذمت کا ہونا بھی کمال کی علامت ہوا کرتی ہے۔ جس کسی نے بھی اپنے دل کے چوکیدار و محافظ کو شیطان کی ان گزرگاہوں سے بیدار کر لیا اور مذکور نسخہ ہائے کیمیا یعنی نظرِ بد' بسیار خوری' صحبتِ طالع اور فضول گفتگو سے اجتناب کیا اور دیگر نو اسباب حفاظت کا خیال رکھا' سمجھو توفیق الٰہی کا مستحق بن گیا۔ جہنم کی راہ کو بند کر لیا۔ رحمت الٰہی کا در کھول لیا۔

امید واثق ہے کہ اس دوا کا اثر موت کے قریب نظر آئے گا جیسا کہ رات بھر سفر کر کے صبح منزلِ مقصود پر پہنچنے والا خوش خوش نظر آتا ہے۔

اے مالک تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی توفیق دینے والا ہے۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع سے ہمیں اپنا محبوب بنالے۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا

پینٹرز
کاتب
سائن بورڈ
کلاتھ بینر
سکرین پرنٹر
حافظ پبلسٹی
اور اشتہارات کی
کتابت کیلئے تشریف لائیں
حافظ شبیر احمد سجاد
0321-4205164
رانا عبدالستار
0321-4187286
ریلوے روڈ شیخوپورہ